اُذْكُرُوْا مُحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَ كُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ
(راوہ ابوداؤد والترمذی)

صوفیٔ باصفا، گلِ گلزارِ خانوادۂ شہ میریہ،
مؤلف شہ میری اولیاء، فخرِ سادات

ادیبِ عرفانیات

حکیم سید محمود بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اربابِ علم و دانش کی نظر میں

مرتب

ڈاکٹر سید ریاض بخاری

پبلشر
بخاری بک ڈپو، محل، ضلع چتور

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	حکیم سید محمود بخاری رحمۃ اللہ علیہ ارباب علم ودانش کی نظر میں
مرتب	:	ڈاکٹر سید ریاض بخاری
سن اشاعت	:	17/اکتوبر 2018ء م 7 صفرالمظفر 1440 ہجری
صفحات	:	
کمپیوٹر کتابت	:	الامین گرافکس
		محمد وقار الدین (B),Hyd.T.S Cell:984855319
طباعت	:	
زیر انتظام	:	حکیم سید محمود بخاری صاحب ٹرسٹ HSMBS Trust
زیر سرپرستی	:	ڈاکٹر سید شاہ جمال اللہ باشاہ بخاری قادری شہ میری اشرفی

ملنے کا پتہ

بخاری بکڈپو، محل، ضلع چتور

سیل نمبر 9885691909

7989420881

فہرست

عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
قطعات تاریخ	ظہیرؔ کانپوری	6
انتساب	ڈاکٹر سید ریاض بخاری	7
منقبت	سید فیاض بخاری کمال	8
عرض مرتب	سید شاہ محمد ریاض مصطفیٰ بخاری قادری	9
تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا	خواجہ سید شاہ بابا رکن الدین احمد حسینی	13
نقوشِ غم	پروفیسر ڈاکٹر سید شاہ جمال اللہ باشاہ بخاری	18
میرے والد میرے مرشد	سید شاہ محمد ریاض مصطفیٰ بخاری شہ میری	47
مثنوی در حیاتِ مرشدی	سید شاہ محمد فیاض مصطفیٰ بخاری قادری کمالؔ	53
میرے ابّا جان	سید شاہ محمد اللہ بخاری شہ میری قادری	69
خاندان کے آخری بزرگ ـــ حضرت محمود بخاریؒ	ڈاکٹر سید حسینی باشاہ شہ میری	70
حضرت سید شاہ محمود بخاری ایک عبقری شخصیت	سید شاہ احمد پیر شہ میری	72
مؤلف شہ میری اولیاء۔ سید محمود بخاریؒ	ڈاکٹر سید وحید پاشاہ کوثرؔ فی الحالی	74
موت العالِم موت العالَم	قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی حسنی حسینی قادری	82
حکیم سید محمود بخاری صاحبؒ، ایک ہمہ گیر شخصیت	ڈاکٹر سید منیر محی الدین قادری	84
ولایت کی حامل ایک عظیم شخصیت	سید شاہ محمد اللہ ضیاء بختیاری	89
خانوادۂ شہ میریہ کے گوہر نایاب	سید انور پاشاہ حسینی سہروردی	93
پروفیسر ڈاکٹر سید جمال اللہ بخاری صاحب قبلہ	حافظ سید سراج الدین بخاری	95
حکیم سید شاہ محمود بخاریؒ کے خصائل وشمائل	محمد مقیم احمد رضوی	97

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری
شعبۂ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، رائے چوٹی، ضلع کڈپہ، آندھرا پردیش

ایک جامع الکمالات شخصیت

حضرت مولانا حکیم سید شاہ محمود بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم سید شاہ محمود بادشاہ بخاری صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ ایک عہد ساز جامع الکمالات شخصیت سے عبارت ہیں۔ آپ اپنے آپ میں ایک انجمن تھے۔ آپ ایک شخص نہیں، عہد آفرین شخصیت تھے۔ ایک شخصیت ہی نہیں بلکہ شخصیت ساز ذاتِ گرامی تھے۔

وما کان قیسٌ ھلکہٗ ھلكُ واحدٍ
ولکنّہٗ بُنیانُ قومٍ تَھَدّمَا

یادش بخیر!

حضرت مولانا حکیم سید شاہ محمود بخاری صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے پہلے میں نے اپنی عہدِ طفولیت میں ایک مدرسے کے جلسے میں دیکھا جو محل میں منعقد ہوا تھا۔ قصبہ محل میں آپ ہی کے زیرِ انتظام وانصرام مسجد ومکتب اور مدرسہ کا نظم قائم تھا۔ آپ نے مسجد کی تولیت اور اس کے انتظام کے لیے ایک طویل عرصے تک جو خدمات انجام دیں، وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مسجد ومدرسہ کے تمام مصارف آپ ہی کی جانب سے پورے کئے جاتے تھے۔

عہدِ طفولیت، زمانۂ طالب علمی اور اس کے بعد جب کبھی موقعہ ملتا، میں حضرتِ والا کی خدمت بابرکت میں حاضری دیتا اور دعاؤں کی بیش بہا دولت لے کر لوٹتا۔

بلاشبہ آپ کی ذاتِ والاصفات ایک ابرِ کرم کی مانند تھی، جو ہر پیاسے کو سیراب کرے بلکہ اپنی فیض رسانی سے زمین کو اس قابل بنادے کہ وہ چمن لالہ زار اور ارم کا گلزار بن جائے۔

میں نے اپنی حیاتِ مستعار میں (جس کے چالیس بہاروخزاں کا میں کسی قدر سرد وگرم چشیدہ ہوں) آج تک بایں احوال وکوائف، بلند مقام ومرتبہ پر فائز المرام، اوصافِ حمیدہ اور جوہرِ ذاتی کے ساتھ ایسی منکسر المزاج، حلیم وبردبار، متواضع، باوقار اور شیریں گفتار و بلند اطوار شخصیت کہیں نہیں دیکھی۔ اور اب تو صاحبِ قبلہ علیہ الرحمۃ کے بعد، ایسا لگتا ہے کہ ایسی کسی شخصیت کا وجود، حیطۂ امکان سے باہر نہ سہی، لیکن شاید بہت محال ہے۔

صاحبِ قبلہ کی ذاتِ بابرکت ایک عظیم نعمتِ غیر مترقبہ تھی۔ ایک ایسے دور میں جہاں ہر شخص مادیّت زدہ ہو، مادیّت پرست ہو، اور بہ استثنائے چند بالعموم سبھی نے دنیاداری ہی کو مطمحِ نظر بنا رکھا ہو، کسی ایسی شخصیت کا وجودِ باجود نعمتِ غیر مترقّبہ نہ کہلائے تو پھر کیا اصطلاح ہوگی جسے یہاں صرف کیا جائے؟۔

حضرت حکیم سید شاہ محمود بخاری صاحب کی شخصیت، بلاشبہ جامع الکمالات اور معدنِ محاسن کے ساتھ گوناگوں وہبی واکتسابی صلاحیتوں کا مظہر تھی۔ آپ نے اپنے موافق وناموافق حالات کے باوجود علم وادب اور تصوّف وعرفان میں فضل وکمال حاصل کیا۔

آپ ایک ایسے حکیمِ حاذق، طبیبِ ماہر، معالجِ کامل اور نبّاضِ وقت تھے جن کا سروکار صرف امراضِ جسمانی اور عوارضِ بدنی تک محدود نہیں تھا۔ آپ کے یہاں مریض کو جہاں جسم و بدن کی بیماریوں کی دوا ملتی، وہیں امراضِ روح اور عوارضِ نفس کے لیے نسخہ ہائے شفاء بھی موجود تھے۔

حضرت حکیم سید شاہ محمود بخاری صاحب قبلہ کے الطاف وعنایات ہر فرد پر کچھ ایسے تھے کہ ہر شخص اپنے آپ کو صاحبِ قبلہ کے حضور سب سے زیادہ اہمیت کا حامل سمجھتا تھا۔

مجھ بے بضاعت کو ایک ایسا موقعہ نصیب ہوا کہ مجھے صاحب قبلہ کے ساتھ مدراس کے سفر کی سعادت میسر آئی۔ اس سفر کی خوشگوار یادیں میرے ذہن ودل پر آج تک مترسم ہیں۔

آپ کی شفقت ومحبّت، خلوص ومودّت، خوردنوازی وکرم گستری، یگانگت واپنائیت،

اور عنایات وکرم فرمائیاں، وہ اوصافِ عالی ہیں، جنہیں آپ سے تعلق رکھنے والے ہر فرد نے محسوس کیا ہے۔ وہ تمام افراد اس بات کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے ان خصائص و خصوصیات اور اوصاف وکمالات میں کسی کو آپ کا ثانی نہیں پایا۔

آج میں جب صاحبِ قبلہ پر اپنے تاثرات اور جذباتِ عقیدت پیش کرنے اور آپ کی ذاتِ گرامی کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے بیٹھا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ایک شجرِ سایہ دار تھے۔ ایسا ابرِ کرم تھے جس کا فیضان بلا امتیاز سب کے لیے تھا۔ آپ اخلاقِ حسنہ اور اخلاقی اقدار کے ایسے علمبردار تھے کہ آپ کی ایک ایک ادا سے نسبتِ صاحبِ خلقِ عظیم کی شان ظہور پذیر ہوتی تھی۔ آپ کی ذاتِ گرامی ایک ایسا چشمۂ صافی تھی جس میں کسی بھی کدر یا عدم شفافیت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آپ کی فکر ونظر میں صوفیائے صافیہ کے انوار وبرکات مترشّح تھے۔ اکابرِ سلسلۂ شہہ میریہ کے مطابق، شریعتِ مطہّرہ کے ساتھ طریقت کا امتزاج آپ کے ہاں اولین شرط رہی۔ آپ کے یہاں خلافِ شرعِ شریف کوئی بھی فعل یا امر تصوف کی نقیض تھا، بلکہ آپ ہمیشہ عرفان ومعرفت کو شریعت کی روح اور اصل قرار دیتے تھے۔

صاحبِ قبلہ کا امتیازی وصف سادگی تھا۔ ہر بات میں سادگی، ذوقِ طعام ہو یا حسنِ کلام، رفتار وگفتار ہو یا طرزِ فکر وعمل، سادگی گویا آپ ہی پر ختم تھی۔ روایات میں جو وارد ہے کہ "کان اصحابُ رسولِ اللہِ اَقَلّ تَکَلّفاً" (حضرات صحابۂ کرام تکلف نہیں کرتے تھے) اس کا عملی مظاہرہ میں نے جن چند شخصیات میں پایا، ان میں صاحبِ قبلہ علیہ الرحمۃ سب سے ممتاز تھے۔

بڑے صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نمایاں وصف اور آپ کا طرّہ امتیاز (اور اس باب میں سب مجھ سے اتفاق کریں گے) جسے میں نے ہمیشہ محسوس کیا، آپ کا درگزر اور عفو وحلم اور بردباری اور تحمّل مزاجی ہے۔ آج ان ہی اقدار واوصافِ عالی کی سخت ضرورت ہے۔

صاحب قبلہ کے یہاں صوفیائے کرام کی روایات کی پاسداری میں سب کے لیے گنجائش اور سب کے لیے کشادہ قلبی پائی جاتی تھی۔ آپ کے دامانِ قلبِ سلیم میں سبھی کے لیے توسّع، کشادگی اور عالی ظرفی پائی جاتی تھی۔

حلیۂ مبارک

صاف شفاف نہایت سرخی مائل گوری رنگت، رنگت یوں لگے جیسے کسی نے دودھ میں ہلکا سا زعفران ملا دیا ہو۔ روشن کشادہ پیشانی، جس سے آپ کا فضل وکمال اور اقبال مندی وعالی نسبی صاف متبادر ہوتی تھی۔ وقار وتمکنت اور عزتِ سادات وجاہ وحشمِ خاندانی کی آئینہ دار ناک، جو بہت زیادہ بڑی تو نہیں لیکن متناسب ومتوازن۔ آپ کے چہرۂ مبارک پر ناک پُر جمال تھی۔

پُر نور روشن نورانی آنکھیں، جن میں "صاحب نظراں" کی تمام رعنائیاں اور جلوہ سامانیاں، اہلِ نظر کی ادائیں، دیدہ وری کی کیفیات آشکار، فراستِ ایمانی ہویدا، فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہ کی ہیبت نگاہی، کہ اگر کوئی نظریں چار کرنے کی جسارت کرے تو فوراً نگاہیں نیچی کرنے پر مجبور ہو جائے۔

آپ کی جسمانی ساخت اور ظاہری وضع قطع ایسی تھی کہ آپ بظاہر نحیف ونزار لگتے، لیکن ایک جبلِ علم تھے۔ طویل القامت نہ تھے لیکن علمی بلند قامتی کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے عالم وفاضل آپ کے آگے بونے لگتے تھے۔

دبلے پتلے، دھان پان اور چھریرے اکہرے بدن کے ساتھ آپ کے اندر زبردست قوتِ برداشت اور حالات سے نبرد آزما ہونے کی محیّر العقول صلاحیت واستعداد موجود تھی۔ آپ نے اپنی زندگی میں صبر آزما مراحل کو طے کیا تھا۔ آپ کو کوئی عارضہ کبھی لاحق نہیں ہوا۔ اس کی وجہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ آپ طہارت، نظافت اور پاکی صفائی کا از حد خیال رکھتے ہیں۔ قلتِ طعام، قلتِ کلام اور قلتِ اختلاط مع الانام کے اصول پر گامزن رہے۔ آپ کی غذا انتہائی قلیل المقدار ہوا کرتی تھی کہ دیکھنے والوں کو تعجب ہوتا تھا۔

چہرہ بشرہ سے آپ کی کیفیتِ انشراحِ قلبی صاف عیاں ہوتی۔ آپ کے رخِ زیبا سے مترشح ہونے والی فرحت مزاجی، انشراحِ قلبی، انبساطِ خاطر سے معلوم ہوتا تھا کہ راضی برضائے الٰہی ہیں۔ گویا افکار و آلام اور ہجومِ غم کو آپ نے خدا کے سپرد کر دیا ہے کہ وَاُفَوِّضُ اَمرِی اِلَی اللہ۔ اِنَّ اللہَ بَصِیرٌ بِالْعِبَاد۔

آپ کا طرزِ تخاطب، اندازِ تکلّم، گفتگو کا لب ولہجہ اور شیریں سخنی کا یہ عالم ہوتا کہ "وہ کہیں اور سنا کرے کوئی"۔ آپ کی گفتگو میں ہر لفظ کا انتخاب بہت نپے تلے انداز میں ہوتا۔ آپ کا خنک لہجہ، گویا آپ ہی پر ختم تھا۔ آپ ہمیشہ مخاطب کی ذہنی سطح، فکری نوعیت اور مزاج و عمر کو ملحوظ رکھتے تھے۔

آپ کے اسفار میں پاکستان کا سفر اہمیت کا حامل ہے۔ اس سفر کے حالات آپ اکثر سنایا کرتے تھے۔ آپ کا یہ سفر بغیر کسی تیاری کے اچانک ہوا تھا۔ آپ کو فوراً ویزا مل گیا اور آپ نے رختِ سفر باندھ لیا۔ اس یادگار سفر کی یادوں میں اکابر و مشائخ کی زیارتیں، علمی و ادبی ملاقاتیں، ارادت مندوں کی خاطر مداراتیں شامل تھیں۔

حضرت سید محمود بخاری صاحب کی حیات کا ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت سید نوراللہ بادشاہ بخاری علیہ الرحمۃ کے غیر مطبوعہ دیوان کے حصول کے لیے علی گڑھ کا سفر کیا۔ یہ نایاب دیوانِ شاہ نوراللہ، انجمن ترقی اردو، علی گڑھ کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ علی گڑھ کے اس دشوار گزار سفر اور وہاں ایک ہفتہ قیام کے باوجود نامساعد حالات کی وجہ سے مخطوطہ دیوان حاصل نہ ہو سکا۔

اسی طرح کا ایک اور سفر قابلِ ذکر ہے۔ قرب و جوار ہی میں واقع ایک مقام کے اس سفر بلکہ اسفارِ لاحاصل کا حاصل یہی ہے کہ خاندانی مخطوطات پر جن کی اجارہ داری ہے وہ علم کے خزانے پر مانندِ مار قابض ہیں۔ اسلاف کا عظیم سرمایہ کسی کی تخصیص کے بجائے سب کی امانت ہے۔ یا اسے منظرِ عام پر لایا جائے یا تمام متعلقین و وابستگان میں عام کیا جائے۔

یہاں جملۂ معترضہ کے طور پر اس ضمن میں یہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صاحب قبلہ نے کبھی علم و عرفان کی کسی تصنیف و تالیف کو پوشیدہ رکھنا ہرگز مناسب نہیں سمجھا۔ آپ کے درِ دولت میں آپ کی ذاتِ والا صفات کے بعد سب سے اہم گنجِ گراں مایہ آپ کی وہ مخزونہ کتابیں تھیں جو مطبوعات و مخطوطات کی شکل میں محفوظ تھیں۔ آپ کے یہاں نادر و نایاب رسائل و جرائد کی مکمل فائلیں موجود تھیں۔ اخبارات اور ہفت روزہ رسائل بھی آپ بہت اہتمام سے محفوظ رکھتے تھے۔ جب کسی طالب میں طلبِ صادق دیکھتے، اس کے علمی ذوق کے پیشِ نظر اس خزانۂ خاص سے عطاء کے دروازے کھول دیتے۔ اس سلسلہ میں آپ کو بہت سے لوگوں نے گزند اور تکلیف بھی پہنچائی۔ کتابوں کو لوٹانے میں لیت و لعل اور علمی امانت میں خیانت کے ارتکاب کرنے والوں کی وجہ سے آپ کے ذخیرے کی بیش بہا چیزیں تلف ہو گئیں۔ اس کے باوجود آپ نے اپنے متعلقین کو اس عظیم ذخیرۂ کتب سے اپنے دستِ عطا کو دست کش نہیں ہونے نہیں دیا۔

ایک مرتبہ میں جناب محمد نقی اللہ خان نقی گرم کنڈوی اور جناب سہیل احمد صاحبان کے ہمراہ حاضری کی سعادت سے بہرہ مند ہوا۔ آپ نے بہت التفات فرمایا۔ علمی و ادبی گفتگو دیر تک جاری رہی۔ آپ نے طبیعت کی ناسازی کے باوجود، کتابوں کی الماریاں کھول دیں۔ اپنے دستِ مبارک سے مخطوطات نکالے اور ان کی زیارت یوں کروائی کہ ہر کتاب پر تفصیل کے ساتھ ارشاد فرماتے رہے۔ ان میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے مخطوطہ کا طلائی نسخہ، حضرت شاہ کمال کے مخطوطات کے نسخے اور بہت سے نوادر تھے۔ اس پر آپ کی عنایات کا یہ عالم کہ آپ نے فرمایا ''جو چاہے لے لو بابا۔'' اس عطائے خاص کا ایک ایک لمحہ مجھ بے بضاعت کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ تھا۔ خزانے میرے سامنے موجود تھا، جس میں درِ ناسفتہ، لولوئے لآلی، گُہر ہائے صدف، درِ آبدار و تابدار، جواہر، موتی، ہیرے، درِ نجف، عقیقِ یمنی، مرجان، مونگے، نیلم، پکھراج، مروارید، یاقوت، زبرجد اور ہمہ اقسام کے ہیرے جواہرات موجود تھے۔

حضرت حکیم سید شاہ محمود بادشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ادیبِ عرفانیات کا خطاب دیا گیا تھا۔ گنتور کی ایک ادبی بزم کی جانب سے یہ خطاب پیش کیا گیا تھا۔

صاحبِ قبلہ بلا ''شبہ ادیبِ عرفانیات'' تھے، آپ اس لقب اور خطاب کے لیے اسم با مسمّٰی تھے۔ آپ کی تصنیفِ لطیف ''شھہ میری اولیاء'' ایک تاریخی دستاویز ہے۔ بزرگانِ سلسلۂ شھہ میری کے حالات و سوانح کا ایک شہکار مرقع ہے۔ اس کتاب کی ادبی حیثیت مسلم ہے۔ تحقیق و تدقیق، نقد و انتقاد اور تقریظ و تذکار کے معاملے میں اس کتاب کی حیثیت لاجواب تصنیف اور بے مثال تالیف کے بطور مستند اور معتبر ہے۔

حضرت ممدوح کے مقالات کا مجموعہ ''مقالاتِ محمود بخاری'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے مرتب جناب ڈاکٹر سید محمد ریاض مصطفیٰ بخاری صاحب ہیں۔ یہ گراں قدر مقالات و مضامین کا مجموعہ حضرت ادیبِ عرفانیات کے منہجِ علم و ادب، عرفان و تصوّف اور علمیت و ادبیت کا شاہکار مرقع اور حسین گلدستہ ہے۔ اس کے مشمولات جہاں عوام کے لیے عام فہم ہیں، وہیں خواص کے لیے غور و فکر کے کئی در وا کرتے ہیں۔

اس کتاب میں شامل مضامین، مقالات، تبصرے، انشائیے، اور خطبات سے حضرتِ ممدوح کی محققانہ دیدہ وری، مؤرخانہ ژرف نگاہی، تنقیدی بصیرت، ناقدانہ ادراک، عارفانہ نکتہ سنجی، سالکانہ انشراحِ قلبی، صوفیانہ نکتہ سنجی، انشا پرداز شگفتہ مزاجی آشکار ہے۔ یہ کتاب ایک شاندار حسین گلدستہ ہے بلکہ دلکش سبدِ گلہائے رنگا رنگ ہے۔

سب سے پہلا مقالہ مطالعۂ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ صاحبِ والا کو اس موضوع سے والہانہ تعلق تھا۔ ذاتِ رسالتمآب علیہ الصلاۃ والتسلیم سے جو عقیدت و احترام اور وابستگی و شیفتگی تھی، بلاشبہ وہ آپ کا سرمایۂ حیات تھی۔ اس مقالہ میں آپ نے سیرت طیبہ کے موضوع پر منظوم سیرت نگارانِ نبوی کا اجمالی تذکرہ فرمایا ہے۔ آپ نے تقریباً بارہ منظوم سیرت النبی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کا تعارف اور نمونۂ کلام و انتخاب پیش فرمایا ہے۔

دوسرا مقالہ ہے: ''کربلا آج بھی ہے، فوجِ یزید آج بھی ہے''۔ اس مقالہ میں آپ نے بہت اجمال و تفصیل کے بین بین موضوع کا مکمل احاطہ کیا ہے۔ آپ نے ایسے منتخب اور برمحل اشعار پیش کئے ہیں جو نہ صرف فکر و شعور کو اس عظیم سانحہ کا احساس دلاتے ہیں بلکہ کارگاہِ حیاتِ مستعار میں حق و باطل، حسینیت اور یزیدیت میں معرکہ آرائی کا بیان ہیں۔

اس مضمون کا ایک جملہ ہے: ''مصائبِ کربلا و شہادتِ حسینی کو یاد کر کے رونا، دریائے اجر و ثواب پر و لینا ہے۔''

ایک اور جگہ رقم طراز ہیں:

> ''گویا حسینؓ نام ہے، اس جذبہ و عمل کا، جسے اپنا کر آدمی حق کے مطالبوں اور زندگی کے تقاضوں کی پابجائی کر کے سربلند و سرخرو ہوتا ہے۔''
>
> ''حسین نام ہے، ظلم و عدوان کا عزمِ مصمم اور ہمت و حوصلہ کے ساتھ دفاع کرنے اور شرارِ بولہبی کو نیست و نابود کرنے اور چراغِ مصطفوی کو جلائے رکھنے کا۔''

برگِ تبول تحفہ درویش اور آئینہ، دونوں انشائیے آپ کی زبردست قدرتِ انشاء پردازی اور وسعتِ علم و مطالعہ پر دال ہیں۔

شاملِ کتاب تبصروں سے آپ کے ناقدانہ بصیرت اور عادلانہ فکر و نظر مترشح ہوتی ہے۔ آپ کے تبصرہ کا ہر لفظ محتاط اور مبنی بر عدل و انصاف ہے۔ ایسے تبصروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فن تبصرہ نگاری، جگرکاری اور عادلانہ حزم و احتیاط کا متقاضی ہے۔ آپ کے تبصرے اختصار کے باوجود جامعیت کے حامل ہیں۔ ایسے تبصروں سے کتابوں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

جامع الکمالات حضرت سید شاہ محمود بخاری علیہ الرحمۃ کے فرزندانِ گرامی میں آپ کا علمی و ادبی ذوق اور موروثی صفات منتقل ہوئی ہیں۔ آپ کے کئی منصوبے تھے، جن میں کئی

مخطوطات کی اشاعت اور سلسلہ کی تصانیف کو منظرِ عام پر لانا شامل تھا۔ آپ کے فیضان کو جاری رکھنے میں آپ کے فرزندانِ گرامی کی مساعی قابل ستائش وتحسین ہیں۔ خلفِ اکبر جانشینِ صاحب قبلہ ڈاکٹر سید جمال اللہ باشاہ بخاری اور ڈاکٹر سید محمد ریاض بخاری صاحبان علم وعرفان اور سلوک وتصوف کے معارف کو اپنی تقاریر وتحاریر کے ذریعہ عام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد ریاض بخاری صاحب کا تحقیقی مقالہ عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ تصوف پر ایک کتاب طباعت واشاعت کی منتظر ہے۔ آپ صوفیائے کرام پر اپنے تحقیقی کام کو اور دیگر کتابوں کو مرتب کر کے شائع کرنے والے ہیں۔ جناب سید فیاض بخاری صاحب اس وقت ایک خوش فکر شاعر اور حضرتِ قبلہ کی علمی وادبی میراث کے علمبردار ہیں۔ آپ کا تخلص کمالؔ ہے، جسے آپ کے والدِ ماجد ہی نے تجویز فرمایا تھا۔ آپ کی شاعری اور شعری رجحانات پر وہبی اور عطائی نعمت کا یقین ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے فیوض وبرکات اور توجہات وعنایات ہی سے آپ شعر گوئی کی طرح مائل ہوئے۔ اللھم زد فزد۔

*

ھو الباقی

قَالَ اللّٰہُ الْقَوِیُّ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم

۲۰۱۷ء

تاریخ رحلت

علامہ حکیم سید شاہ محمود بخاری قادری شہ میری علیہ الرحمہ

(۷ر صفر م ۲۸ر اکتوبر ہفتہ)

قطعۂ تاریخ صوری

اک حکیم و عارف و صوفی محقق اور ادیب ۔ تھے سید شاہ محمود شہ میری بخاری قادری

چھوڑ کر دنیائے فانی جب ہوئے واصل بحق ۔ لب پہ کلمہ تھا نظر میں جلوہ پاک نبی

ہجری تاریخ وصال اعظم کوئی پوچھے کہو

ساتویں ماہِ صفر چودہ سو انتالیس تھی

۱۴۳۹ھ

نتیجہ فکر

قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی اعظم حسنی حسینی قادری

زیر سرپرستی

پروفیسر ڈاکٹر سید شاہ جمال اللہ پاشاہ بخاری قادری شہ میری اشرفی

زیر اہتمام

سید شاہ محمد فیاض مصطفیٰ بخاری شہ میری قادری کمالی

حکیم سید محمود بخاری صاحب ٹرسٹ گل، (ضلع چتور)